

## صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ ربیع الاول کو میلاد نہیں مناتے تھے

آج جب رضا خانیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تم لوگ ۱۲ ربیع الاول کو ”جشن میلاد“ کے نام پر یہ خرافات اور دھماچوکڑی کیوں کرتے ہو تو جواب ملتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سب تو حضور ﷺ اور صحابہ کرام بھی کرتے تھے اور یہ ان کی سنت ہے مگر بریلوی مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتا ہے کہ صحابہ تو صرف حضور ﷺ کی سیرت و مناقب بیان کرتے ہر وقت ہر پل (جس کے ہم بھی منکر نہیں) ربیع الاول کے مہینے میں اور پھر خاص ۱۲ تاریخ کو میلاد کے نام پر یہ سب خرافات تو چھٹی صدی ہجری میں ایجاد ہوئی تھیں

**(ملاحظہ ہو ”انوار ساطعہ: ص ۲۶۷“)**

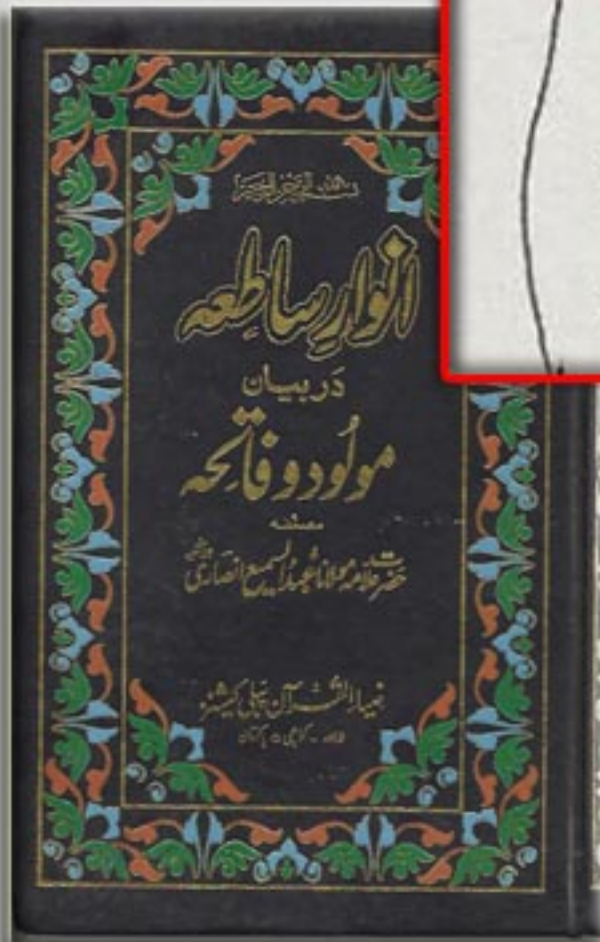
اس کتاب پر جید بریلوی اکابرین کے علاوہ احمد رضا خان کی تصدیق بھی موجود ہے

۲۶۷

اور اس عمل کو تخصیص دی گئی ساتھ مینہ مبارک ربیع الاول کے ہر چندہ  
 مکان آسا تو قدیم یعنی وقت صحابہ سے چلا آتا تھا لیکن یہ سامانِ فرحت و  
 شادمانی اور اس کو بھی مخصوص شہر ربیع الاول کے ساتھ اور اس میں خاص وہی  
 میلاد شریف کا معین کرنا بعد میں ہوا یعنی چھٹی صدی کے آخر میں  
 یہ عمل ربیع الاول میں کرنا تخصیص اور تعین کے ساتھ شہر موصل ہوا کہ  
 یہ شہر ہے ملک عراق میں، وہاں ایک متقی دیندار شیخ عمر جو صلحاء و روزگارتھے  
 نے یہ عمل ایجاد کیا۔ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ سات سو برس سے مولد شریف

www.RazaKhaniMazhab.com

www.HaqqForum.com





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# الزوارس طبعه

دربیان

## مولود و فاتحه

مصنفه

حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل انصاری

نصیر الدین شاہ

کراچی - پاکستان

(۷)

اور اس عمل کو تخصیص دی گئی ساتھ مہینہ مبارک ربیع الاول کے ہر چندہ

سے چلا آتا تھا لیکن یہ سامانِ فرحت و

سکون اور اس کو بھی مخصوص شہر ربیع الاول کے ساتھ اور اس میں خاص وہی

دن میلاد شریف کا معین کرنا بعد میں ہوا یعنی چھٹی صدی کے آخر میں

یہ عمل ربیع الاول میں کرنا تخصیص اور تعین کے ساتھ شہر موصل ہوا کہ

یہ شہر ہے ملک عراق میں، وہاں ایک متقی دیندار شیخ عمر جو صلحاء و روزگارتھے

انہوں نے یہ عمل ایجاد کیا۔ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ سات سو برس سے مولد شریف

ہے، اُس کے یہ معنی کہ بعض خصوصیات کے ساتھ اتنے دنوں سے ہے ورنہ

مگر مولد شریف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے چلا آتا ہے،

بادشاہوں میں اول بادشاہ ابوسعید مظفر نے مولد شریف تخصیص و تعین کچا تھا

یہ اول میں کیا، غرض کہ اس بادشاہ نے شیخ عمر مذکور کی پیروی اس فعل میں کی

یہ ربیع الاول میں تین لاکھ اشرفی لگا کر بڑی محفل کیا کرتا تھا اس کے زمانے

میں ایک عالم ابو الخطاب بن دحیمہ جو دحیمہ کلبی صحابی کی نسل اور اولاد میں تھا جس کی

تشریح علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) اور دوسری تواریخ عربی میں لکھتے

ہے کہ وہ (ابو الخطاب بن دحیمہ) علم حدیث میں بڑے مبصر پختہ کار تھے علم نحو

و لغت اور تاریخ عرب میں کامل تھے، بہت ملکوں میں پھر کے انہوں نے علم

پھیلایا تھا، اکثر شہروں ملک اندلس میں اور ملک کش اور افریقہ اور دیار مصر

میں دیار شرقیہ و غربیہ و عراق و خراسان و ماثرندان وغیرہ میں علم حدیث

پھیلاتے اور دوسروں کو فائدہ دیتے پھرے، انجام کار ۶۰۴ھ میں وہ شہر

میں آئے یہاں سلطان ابوسعید مظفر کے لئے مولد شریف تصنیف کیا اُس کا

کتاب التنبیہ فی مولد السراج المنیر، اور خاص آپ نے